240

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب زر اور انتظامی امور سے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

تار کا پتہ الفضل

الفضل

روزنامہ

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم یک شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲- ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج خطبۂ جمعہ میں حضور نے موجودہ نازک ایام میں جبکہ جنگ کی آگ ہندوستان کے بالکل قریب پہونچ گئی ہے۔ احباب جماعت کو خاص طور پر دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو خرابئ جگر۔ کان درد۔ متلی۔ اور قلتِ اشتہار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب زیر صدارت جناب خان بہادر نواب چودھری محمد دین صاحب "مقامی تبلیغ" کے موضوع پر نہایت اہم تقریر فرمائی۔ مفصل تقریر انشاء اللہ جلد شائع کی جائے گی۔

جلد ۲۹ | ۱۴- ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش | ۲۴ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ | ۱۴- ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۸۳

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔۔ ۲۴- ذوالقعدہ ۱۳۶۰ھ

"مسلمانوں کو از سرِ نو مسلمان کیا جائے"

دردمند اور حساس مسلمان جب ایک طرف یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی حالت کیا بلحاظ دین اور کیا بلحاظ دنیا روز بروز زبون ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام کا ان میں صرف نام باقی رہ گیا ہے جادۂ حق کو بدعاتِ جاریہ کے لق و دق صحرا میں گم کر چکے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود کے آسمان سے نازل ہونے۔ اور حضرت خونی مہدی کے زمین سے برآمد ہونے کے منتظر ہیں۔ ان کی آمد کے کوئی آثار نہیں پاتے۔ تو یا تو بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ یا "تجدید اسلام" کے اور مسلمانوں کی اصلاح کے خود پروگرام بنانے شروع کر دیتے ہیں۔

تھوڑا عرصہ ہوا ایک مسلمان اخبار "عبرت" (۲۴- نومبر) میں اس قسم کا ایک پروگرام "مسلمانوں کو از سرِ نو مسلمان کرو" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

"اس وقت ہمارا اخلاقی و مذہبی فرض ہے۔ کہ شریعت بیضا کی گم کردہ شاہراہ کو دوبارہ تلاش کریں۔ اور اپنی اصلاح کے لئے کسی فیبی خاص کے منتظر نہ رہیں۔ اس لئے کہ ہماری غفلت کا ہر لمحہ ہم کو جادۂ راستی سے دور لئے جا رہا ہے اور ہماری نسل۔ تمدن فرنگ پر مفتون ہوتی جا رہی ہے۔ خوف ہے۔ کہ کہیں نام بھی نہ مٹ جائے"۔

گویا اس وقت چونکہ عام مسلمان شریعت بیضا کی شاہراہ گم کر چکے ہیں۔ اور ہر لمحہ ان کو جادۂ راستی سے دور لئے جا رہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس بارے میں مزید غفلت اختیار نہ کریں۔ اس کے لئے لکھا ہے:۔

"ایسی زبون حالی میں تجدید اسلام کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کیا جائے۔ یعنی فرداً فرداً لوگوں سے صحیح اصول پر کاربند ہونے کا حتمی عہد لیا جائے۔ اور ان نو مسلموں کی جماعت کا نام جدید مسلم پارٹی رکھا جائے اس زمرے میں شامل ہونے والے مسلمانوں پر لازم ہو۔ کہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلامی اصول اپنے پیش نظر رکھیں۔ جدید مسلم پارٹی کا ایک خلیفہ یا صدر اعظم مقرر کیا جائے۔ جس کے نائب ہر شہر میں ہوں۔ لوگوں کو جلسوں میں طلب کر کے انہیں سچے مسلمان ہونے کی تلقین کریں۔ اور زبانی احکام جاری کیا کریں"۔

"ایسی زبون حالی میں" خود بخود کسی کا "تجدید اسلام" کا طریق" پیش کرنا ایک اضطراری سعی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے۔ ہاں اس سے یہ ضرور ثابت ہے کہ مسلمان اصلاح کے بے حد محتاج ہیں۔ اتنے محتاج کو اپنے مونہہ سے از سر نو مسلمان بننے کی خواہش ظاہر کر رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کرے کون؟ کون ان سے فرداً فرداً صحیح اصول پر کاربند ہونے کا حتمی عہد لے۔ کون انہیں یہ بتائے۔ کہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلامی اصول اپنے پیش نظر رکھیں۔ اور پھر کون ان کے لئے خلیفہ یا صدر اعظم مقرر کرے جس کے نائب ہر شہر میں ہوں جبکہ حقیقت یہ ہے۔ اور اس کا اعتراف اسی مضمون میں نہایت صفائی کے ساتھ کیا گیا ہے کہ "مسلمان اپنے ہی عمل سے جادۂ حق کو بدعاتِ جاریہ کے لق و دق صحرا میں گم کر چکے ہیں"۔ کیا یہ ممکن ہے کہ گم کردہ راہ خود بخود صراطِ مستقیم پا سکیں۔ اگر نہیں۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان جو شریعتِ بیضا کی شاہراہ گم کر چکے ہیں۔ اسے خود بخود تلاش کر لیں۔ اس وقت مسلمان بہت سے فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے عقائد کو موجب کفر بتاتے ہیں۔ اور کوئی کسی کی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ تجدید اسلام کے اس قسم کے پروگرام پر کوئی کسی سے عمل کرا سکے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کا پروگرام نہایت ضروری ہے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نہایت مفید۔ مگر اس پر وہی انسان عمل کرا سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ اس کام کے لئے مقرر کرے۔ اور جو اس دعوے کے ساتھ کھڑا ہو۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے "تجدید اسلام" کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بناؤں۔ ایسا ہی انسان تجدید اسلام کا اہل ہو سکتا ہے۔ اور اسی کا تجویز کردہ پروگرام قابل عمل اور نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ لیکن کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف تو مسلمان پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں کہ "مسلمانوں کو از سر نو مسلمان کیا جائے"۔ (اخبار عبرت ہوڑہ ۲۴- نومبر ۱۹۴۱ء) اور دوسری طرف اس کے لئے خود ہی پروگرام تجویز کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے آج سے بہت عرصہ قبل ان کی پکار سن لی۔ اور اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مامور بنا کر بھیجا۔ اور آپ پر یہ الہام بھی نازل کیا۔ کہ:۔

چو دورِ خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ کہ:۔

"دورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے۔ کہ جب دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا۔ جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس کو یہ اثر ہوا۔ کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے۔ وہ حقیقی مسلمان بننے لگے"۔

پس حقیقی مسلمان بننے کی خواہش اور آرزو رکھنے والے مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیج دیا۔ اور اس کے ذریعہ دنیا میں یہ انقلاب ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت تک لاکھوں حقیقی مسلمان بن چکے ہیں۔ اور بنتے جا رہے ہیں آپ لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے حقیقی مسلمانوں کے زمرہ میں شامل ہو جائیں اس کے بعد آپ دیکھیں گے۔ کہ جس قسم کے پروگرام مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لئے تجویز کئے جاتے ہیں اور جن کا ایک نمونہ اخبار "عبرت" نے پیش کیا ہے اس سے بہت زیادہ مکمل۔ بہت زیادہ وسیع اور بہت زیادہ بہتر پروگرام پر جماعت احمدیہ عمل پیرا ہے اور ہر موقعہ پر راہ نمائی فرمانے والے خلیفۃ المسلمین ہم میں موجود ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

نائب امیر بنگال پراونشل انجمن احمدیہ امیر صاحب بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کو موغان صاحب مولوی مبارک علی صاحب چونکہ سخت علالت کی وجہ سے کچھ عرصہ تک کام نہیں کرسکیں گے۔ اس لئے مولوی ابوالحسین خان صاحب سب رجسٹرار سیر ستانی بنگال کو ان کی امداد کے لئے بطور نائب امیر ۲/۱ سے دو ماہ کے لئے کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے جماعت ہائے بنگال مطلع رہیں۔ ناظر اعلیٰ

سوڈا کاسٹک کی تجارت کرنے والے اصحاب اگر کوئی احمدی دوست سوڈا کاسٹک کی تجارت کرتے ہوں۔ تو وہ اپنے ایڈریس سے نظارت ہذا کو فوراً اطلاع کردیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ایک تبلیغی ٹریکٹ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے بعض اعتراضات کے جواب میں بعنوان "معیار صداقت" ایک ٹریکٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے شائع کیا ہے۔ جو ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات کا لکھا ہوا ہے۔ جن دوستوں کو ضرورت ہو وہ صرف محصول ڈاک بھیجکر پتہ ذیل سے مفت منگوالیں۔ محمد شفیع کرسی گر بازار کاٹھیاں والا شہر سیالکوٹ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل دیالگڑھی مقیم چندر کے گوٹے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں نیز ان کی دو لڑکیاں بھی بیمار ہیں (۲) ڈاکٹر میر احمد علی صاحب لاہور کی لڑکی اشرف النساء ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ (۳) جناب میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور بیمار ہیں (۴) حکیم عبدالصمد صاحب انچولی تین ہفتہ سے درد سینہ میں مبتلا ہیں (۵) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن علی وال کی چھوٹی لڑکی کئی دنوں سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ (۶) ملک نورالدین صاحب مرحوم کی پوتی عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

اعلان نکاح ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء بعد نماز مغرب بابو بشیرالحق صاحب کلرک سنٹرل آرڈیننس ڈپو دہلی کا نکاح زبیدہ شفقت صاحبہ بنت شیخ شمس الدین صاحب ساکن چکوال حال قادیان کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبدالعزیز نشتر قادیان

دعائے مغفرت (۱) اخویم محمد صادق صاحب قریشی بی۔ اے نبیرہ حاجی عبدالقدیر صاحب آف شاہ جہان پوری کی اہلیہ محترمہ ۶-۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کی درمیانی رات فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ دل میں خشیت اللہ اور سلسلہ کے لئے ایک خاص جوش رکھتی تھیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ خاکسار محمد ناصر قریشی قادیان

(۲) میرے نانا مسمی امام الدین صاحب کشمیری ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد وارث چونڈہ

دعائے نعم البدل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ ضلع سیالکوٹ کی چھوٹی بچی نجمہ مورخہ ۲۹ نومبر کو وفات پاگئی ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ محمد اسحٰق از چونڈہ کے منگوئے

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں

نظارت دعوۃ وتبلیغ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۱ء مقرر کی گئی ہیں۔ یعنی جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن انشاءاللہ منعقد ہوں گے۔ احباب کرام کو ابھی سے اس مبارک تقریب میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور حق پسند اصحاب کو ساتھ لانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے کامیاب جلسے

ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے مقامات پر یوم پیشوایان مذاہب پر کامیاب جلسے منعقد ہوئے۔ اور غیر مسلم اصحاب نے ان جلسوں کو قیام امن اور اتحاد واتفاق کے لئے نہایت ضروری قرار دیا۔ ان جلسوں کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

راولپنڈی کمپنی باغ میں جلسہ ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے ہادیان مذاہب کی خوبیاں بیان کیں۔ گیانی پریتم سنگھ صاحب بخشی گوچرن سنگھ صاحب اور بھگت دتا سنگھ صاحب نے حضرت بابا نانک کی سیرت پر۔ پنڈت رستانند جی نے حضرت کرشن کے سوانح حیات پر۔ مولوی عطاء الرحمن صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر اور مولوی عبدالغفور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقریریں کیں۔

کراچی مسٹر لال جی مہوترہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سابق میئر کراچی کی صدارت میں مسٹر ایل ایچ اجوانی ایم۔ اے پروفیسر ڈی جے سندھ کالج نے حضرت کرشن کے متعلق مسٹر بی۔ ایس رستم بی۔ بی۔ اے ٹیچر پارسی بوائز ہائی سکول نے حضرت زرتشت کے متعلق مسٹر بلونت سنگھ صاحب ایم۔ اے پرنسپل خالصہ ہائی سکول نے حضرت بابا نانک کے متعلق مسٹر اے۔ بی ٹالکر بی۔ اے نے حضرت موسےٰ کے متعلق۔ اور ایک احمدی اللہ داد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تقاریر کیں۔ مسٹر ٹالکر نے جو مذہباً یہودی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی بہت ہی تعریف کی۔ اور کہا کہ ہر سمجھدار انسان کو ہمدردی سے اس جماعت کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اگر ہوسکے تو قادیان جانا چاہیئے۔

گوکیکی مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا سکھ صاحبان کی طرف سے گیانی سنتوکھ سنگھ صاحب نے تقریر کی۔ محمد عبداللہ صاحب اور حافظ کرم الٰہی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تقاریر کیں۔

فورٹ سنڈیمن ڈاکٹر سوچرن سنگھ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ سردار کرپال سنگھ صاحب ایس۔ ڈی۔ او نے سکھ مذہب کے متعلق اور مسٹر وید پرکاش بی۔ اے نے حضرت کرشن کی سیرت کے متعلق تقریریں کیں۔ حاجی عبدالواحد صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات طیبہ پر اور بابو سراج الدین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے حالات پر روشنی ڈالی۔

چکوال جلسہ میں ہندو مسلم کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ لالہ ترلوک ناتھ جی وکیل۔ سردار بشن سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ بھگت گوبند رام صاحب اور عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تقریریں کیں۔ لالہ ترلوک ناتھ جی نے اس تحریک کے بانی کو مبارکباد کا مستحق قرار دیا

سرگودہا حافظ عبدالعلی صاحب کی صدارت میں کامیاب جلسہ ہوا سکھ مت عیسائیت اور ہندو مت کے نمائندگان نے تقریروں میں حصہ لیا۔ اسلام کی نمائندگی مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ نے کی۔

ڈیروال لالہ ہرنام داس صاحب مدرس گرلز سکول اور پنڈت سکھی چند صاحب کی تقاریر کے علاوہ بعض ہندو لڑکوں نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے کی تقریر خاص طور پر پسند کی گئی۔

انبالہ شہر لالہ لیک لعل صاحب ایم اے نے مہاتما بدھ کے حالات پر لالہ بمیل داس صاحب ایم۔ اے نے شری مہابیر سوامی جی کے متعلق لالہ چمن پرشاد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے حضرت رام چندر جی کے متعلق لالہ جادو رائے صاحب نے حضرت کرشن کے متعلق سردار لکھمی سنگھ صاحب نے حضرت بابا نانک کے متعلق اور مولوی محمد حسین صاحب اور بابو عبدالغنی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریریں کیں

موسےٰ بنی مائنز حسب پروگرام جلسہ زیر صدارت جناب الف سنگھ صاحب مکینیکل اسسٹنٹ انجینئر منعقد ہوا۔ جناب صدر نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا بہت شکریہ ادا کیا۔ کہ محض آپ کے سبب ہم لوگ اس مبارک جلسہ میں شریک ہوئے۔ مسٹر ایم۔ ایس درس نے سری کرشن جی کے حالات سنائے۔ پادری جے۔ کے ہمبرم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔ شیخ ہادو خان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور پنڈت ایس۔ رائے صاحب نے رام چندر جی کے متعلق تقریر کی۔ خاکسار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر تقریر کی۔ جناب صدر نے آخر میں بھی بہت خوشکن تقریر کی۔ خاکسار ریاض الدین احمد

241

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

چہ گویمت باتو گر آئی جہا در قادیاں بینی
دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الاماں بینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اور قادیان دار الامان میں آنے والے معزز مہمانوں کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ جلسہ خالص دینی اغراض کے لئے ہر سال ماہ دسمبر کی آخری تواریخ میں منعقد ہوتا ہے۔ اور طالبانِ حق کے سامنے روحانی مائدہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ کہ اتنا عظیم الشان اجتماع دینی اغراض پر مشتمل دنیا بھر میں کہیں نہیں ہوتا۔ اور جن معزز اصحاب کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقعہ مل چکا ہے وہ اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ موجودہ مفاسد زمانہ میں قادیان ایک حقیقی اسلامی بستی کا نمونہ ہے۔ اور اگر ہدایت اور نور کی اشاعت کی وجہ سے موجودہ زمانہ میں اُسے اُم القریٰ کہا جائے۔ تو یہی مناسب ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی اُمور کو ملحوظ رکھ کر فرمایا تھا۔ کہ ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

موجودہ زمانہ چلّا چلّا کر بزبانِ حال پکار رہا ہے۔ ضلالت و گمراہی کا زمانہ ہے اور ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا نقشہ نظر آتا ہے۔ ان حالات میں خدا نے ہادی نے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے ماتحت سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان میں مسیح موعود۔ امام مہدی اور مصلح زمانہ بنا کر بھیجا۔ تا آپ ضلالت و گمراہی کو دُور کر کے ہدایت و نور کو دُنیا میں قائم کریں۔ سو وُہ کام خدا کے فضل و کرم سے بڑی کامیابی سے ہو رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وُہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت سے یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائیگی"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

پھر فرماتے ہیں:۔
"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وُہ تخم بویا گیا۔ اور اب وُہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

سو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جماعت ترقی کر رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت زندگی میں جب آخری جلسہ ۱۹۰۷ء میں ہوا۔ تو اس موقعہ پر کوئی سات سو کے قریب اصحاب کا اجتماع تھا جس پر حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور خدائی وعدوں کو پورا ہوتا دیکھ کر اس کا شکر ادا کیا۔ لیکن اب یہ حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر تو بہت بڑی تعداد میں اصحاب شامل ہوتے ہیں۔ جمعہ کے دن بھی ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب نماز میں شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ نظارہ ایمان کو بڑھاتا۔ اور تازگی بخشتا ہے۔ اور خدا کے وجود پر یقین عطا کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دُنیا کے بندے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمان ہونے کا دعوےٰ رکھنے والے لوگوں کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ کہ

"کیا ان کو یاد ہے۔ کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا۔ اور دوبارہ تازہ کرنے کے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابلِ قبول ہو سکتے۔ لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ کہ حمایت کا دعوےٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا۔ تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وُہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر ان کو تو کچھ پروا نہیں۔ آفتاب دوپہر کے نزدیک آ گیا۔ ابھی ان کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ مگر ابھی وُہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اُس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنی نوع انسان کے لئے جس قدر درد تھا اس کا اندازہ آپ کی اس تحریر سے لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وُہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۹-۲۰)

چونکہ جلسہ سالانہ کی ایک بہت بڑی غرض طالبانِ حق اور مشتاقانِ صداقت کو صراطِ مستقیم دکھانا ہے۔ اس لئے احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ایسے اصحاب کو اپنے ساتھ لانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ حق قبول کرنے کی توفیق دینا خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ یہ عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے۔ محروم رکھتا ہے۔ لیکن اس کے اسباب پیدا کرنا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور وُہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوتا ہے۔

پس احباب کو اس بارے میں قطعاً کوتاہی نہ کرنی چاہیئے اور اپنے غیر احمدی عزیزوں، اور رشتہ داروں، اور دوستوں کو ساتھ لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار قمر الدین - از قادیان

لنڈن میں عید الفطر کی تقریب کا ذکر ایک اخبار میں

لنڈن سے حال میں ایک اخبار کا کٹنگ موصول ہوا ہے جس میں عید الفطر کی تقریب کا ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے:۔

۲۲ اکتوبر کو عید الفطر تھی۔ جو رمضان کے اختتام پر آتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے حسب معمول یہ تقریب مسجد لنڈن (ساؤتھ فیلڈز) میں منائی۔ جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مسلمان جن میں کئی ایک برطانوی نومسلم بھی تھے۔ خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لانے کے لئے جمع ہوئے۔ امام صاحب مسجد احمدیہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز پڑھائی جس کے بعد خیالات میں جلا پیدا کرنے والا خطبہ پڑھا۔ آپ نے مختصراً رمضان کے روحانی اور جسمانی فوائد بیان کئے۔ اور دُنیا کے نئے نظام پر سیر کن بحث کی جیسی فی زمانہ دُنیا کے تمام معروف مدبرین تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں وزیر اعظم لارڈ ہیلی فیکس سٹراپلی وغیرہ کے اعلانوں کا ذکر کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ نئے آسمان اور نئی زمین کے ساتھ نئی روحانی دُنیا کی تعمیر زمینی لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی اس پر قدرت رکھتا ہے۔ جو ہمیشہ مصیبت کے وقت اپنے برگزیدہ لوگوں کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ جس طرح موجودہ بے مثال تباہی کی خبر خدا تعالیٰ کی وحی میں پائی جاتی ہے اسی طرح اس سے مخلصی کا طریق بھی واضح طور پر بتا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کا زمانہ ہے اہلِ یورپ اور جزائر کے بسنے والوں کو چاہیئے۔ کہ گناہوں سے توبہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ مبادا وُہ ایسی تباہی کا شکار ہو جائیں۔ جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی ہو۔ آپ نے دنیا کے نئے نظام کے لئے جمہوریتوں کی وفادارانہ خواہشات کا اعتراف کیا اور اس کے قیام کے لئے ان کی کوششوں کی تعریف کی۔ مگر اس آرزو کی کامیابی پر شبہ کا اظہار کیا۔ کیونکہ اس وقت ذہن انسانی ملکی اور جغرافیائی حد بندیوں میں گھرا ہوا ہے۔ آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ یہودی، عیسائی، ہندو اور مسلم مذہبی علماء کو دعوت دیجائے۔ کہ وُہ اپنی الہامی کتب میں سے انسانی سوسائٹی کے لئے نئے نظام کا خاکہ پیش کریں۔ خطبہ کے آخر میں جمہوریتوں نیز دنیا میں ایسے نظام کی کامیابی کے لئے جس میں رضاء الٰہی مقصود ہو۔ دُعا کی گئی:۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ۱۹۱۴ء تک ساری جماعت کا متفقہ مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے تازہ ٹریکٹ کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کی خطرناک غلط بیانی

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک دو ورقہ ٹریکٹ بعنوان "خلیفہ قادیان کا ۱۹۱۴ء سے پہلے کا مذہب" شائع کیا ہے۔ جس میں تحریر کرتے ہیں۔ "میں ان علماء سے اور دیگر مسلمان بزرگوں سے جو محض قادیانی جماعت کی کثرت کی وجہ سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ قادیانی علماء حضرت مرزا صاحب کے صحیح دعوے کو پیش کرتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں۔" مولوی صاحب موصوف کا ادعا بصورت اپیل ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ "حقیقت یہی ہے کہ قادیان میں نبوت ۱۹۱۴ء میں خلافت کی لونڈی بن کر آئی۔" پھر اس نہایت ناروا اور دلآزار فقرہ کی تشریح مولوی صاحب نے یوں کی ہے۔ کہ "۱۹۱۴ء میں حضرت مرزا صاحب اپنی وفات سے چھ سال بعد کس طرح مدعی نبوت بن گئے؟ صرف اس لئے کہ آپ کا صاحبزادہ خلیفہ بن چکا تھا۔ اور خلیفہ کو ایک نبی کی ضرورت تھی۔"

پیارے ناظرین! مولوی محمد علی صاحب نے اس بیان میں دعوے کیا ہے کہ چونکہ ۱۹۱۴ء میں حضرت مرزا صاحب کے فرزند صاحبزادہ محمود احمد صاحب خلیفہ بن گئے تھے۔ اور خلیفہ ہو نہیں سکتا تھا۔ جب تک بانی سلسلہ کو نبی نہ مانا جائے۔ اس لئے آپ نے ہی ۱۹۱۴ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کو "مدعی نبوت" قرار دیا۔ اور ساری جماعت احمدیہ سے یہ بات منوالی۔

نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس بے انتہا غیر ذمہ دارانہ بیان میں دو خطرناک غلط بیانیاں کی ہیں۔ اوّل یہ کہ ۱۹۱۴ء میں حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اپنی خلافت منوانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو از خود مدعی نبوت بنا دیا۔ دوم یہ کہ ۱۹۱۴ء سے پیشتر جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہ مانتی تھی۔ یہ عقیدہ صرف ۱۹۱۴ء میں ایجاد کیا گیا ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کے پہلے دعویٰ کا سراپا افترا ہونا اسی سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز ۱۹۱۴ء میں نہیں ہوا اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ بلکہ ۱۹۰۸ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی وفات کے دوسرے ہی روز (۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو) حضور کی تدفین سے قبل کل جماعت احمدیہ نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول تسلیم کیا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بحیثیت سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعودؑ و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والامناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار خواجہ کمال الدین"

(بدر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

اس بیان سے جہاں مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانی کی تردید ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ چونکہ "خلیفہ کو ایک نبی کی ضرورت ہوتی ہے" اس لئے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۸ء میں کل جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتی تھی۔ اور اکابر غیر مبایعین بھی خلافت اولیٰ کے آخری زمانہ یعنی مارچ ۱۹۱۴ء تک اسی عقیدہ پر قائم تھے۔ تب ہی تو سب حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح مانتے رہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا اجماعی فیصلہ ہے۔ جس سے ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کے وقت بعض ذاتیات کے باعث غیر مبایعین منحرف ہو گئے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب! اگر "قادیان میں نبوت خلافت کی لونڈی بن کر آئی ہے"۔ تو وہ پھر ۱۹۰۸ء میں نہ آئی تھی نہ ۱۹۱۴ء میں۔ اور اس کے لانے والے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اراکین صدر انجمن احمدیہ اور کل جماعت ہوگی۔ نہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ اب اگر آپ دیانت داری سے کام لیں۔ تو یا اپنے اس صریح بہتان کو واپس لیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اپنی خلافت منوانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو از خود مدعی نبوت قرار دے دیا تھا۔ اور یا پھر اس حقیقت کا اقرار کریں۔ کہ ۱۹۰۸ء میں بھی کل جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتی تھی۔ اور اسی لئے انہوں نے اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ کیا آپ اپنے عمل و اقرار سے دیانت داری کا ثبوت دیں گے؟

نبوت حضرت مسیح موعودؑ پر اراکین جماعت احمدیہ کے بیس ۲۰ اقتباسات

جناب مولوی محمد علی صاحب کی دوسری غلط بیانی (کہ ۱۹۱۴ء سے قبل جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہ مانتی تھی) کو طشت از بام کرنے کے لئے میں ذیل میں بیس ۲۰ حوالجات درج کرتا ہوں۔

(۱) "سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ مبارک و مطہر و مقدس وجود جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے۔ خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔" (اخبار بدر ۱۸ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱)

(۲) جناب ایڈیٹر صاحب بدر حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔ "ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں۔ تو ہم کفر کا فتوےٰ واپس لے لیں گے۔ فرمایا ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے۔ اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین نے فتوےٰ دیا ہے۔ وہ دیکھے۔ کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہاں تک پہونچ گئی ہے۔ اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔" (اخبار بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

(۳) جناب مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔ "پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے۔ تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دُنیا میں آیا۔ وہ آیا اور دنیا میں رہا۔ اور دُنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے۔ جس نے اس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا" (اخبار بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

(۴) جناب ایڈیٹر صاحب "الحکم" تحریر فرماتے ہیں:۔ "کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت یا نبوت (جس کی کیفیت پر اس وقت بحث نہیں) کا انکار کرکے احمدی نہیں رہ سکتا۔" (اخبار الحکم ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۲)

(۵) "ایک نبی آیا۔ جبکہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا۔ کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا۔ کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں۔ کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔" (بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

(۶) ۲۶ دسمبر ۱۹۱۰ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے فرمایا:۔

(الف) "دُنیا کو کھول کھول کر سناؤ۔ کہ وہ نبی قادیان میں ہے۔ اس کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلعم کی غلامی میں احمدؐ کا درجہ دیا گیا۔ اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کرے گا۔ خدا اسے ترقی نہیں دے گا۔"

(ب) "یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انہیں نبی کہا ہے۔"

(ج) "تم اپنے امتیازی نشان کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ کو نبی مانتے ہو۔

242

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تمہارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں" (اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ و ۷)

(۲) "تعجب ہے کہ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر آپ کے فتوے کو رد کر سکتے ہیں"۔

(مضمون مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے الحکم ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

(۷) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "حضرت نے قلم لیکر خدا کی قسم کھاکر لکھا کہ میں وہی ہوں جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اگرچہ میں آپ کی اس تحریر سے پہلے بھی علیٰ وجہ البصیرۃ آپکو سچا پیغمبر اور مرسل مانتا ہوں لیکن اس تحریر کو پڑھکر ایک حالت وجد مجھ پر تھی۔ (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء صلا)

۸۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب نے اپنا عقیدہ ان الفاظ میں پیش کیا:۔

"حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے مسیح موعودؑ بنی اسحاق سے ہوا تا یہ پیشگوئی کذالک نجزی المحسنین کی بھی دونوں ولد سے پوری ہو۔ وہ اس طرح سے کہ بنی اسمٰعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں۔ جن کی امت کُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کی مصداق ہو۔ اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو۔ جو ہو تو احمد کا غلام اور معہد اوہ نبی بھی ہو تاکہ علاوہ مندرجہ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ کا اس سے پورا ہو جائے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء ص۲)

۹۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے اہل بٹالہ سے خطاب کے متعلق محترم ایڈیٹر صاحب الحکم تحریر فرماتے ہیں:۔ "بٹالوی نے اپنے روزانہ پیسہ اخبار والے مضمون میں ذکر کیا تھا کہ خواجہ صاحب نے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ مگر بٹالوی کے لئے یہ خبر جانفرسا ہوگی۔ کہ ان کے گھر بٹالہ ہی میں خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں صاف طور پر بیان کیا اور بٹالہ والوں کو خطاب کر کے کہا کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا تم خواہ مانو یا نہ مانو"۔ (الحکم ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء صنا کالم ۲)

۱۰۔ جناب ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں:۔ "مرزا صاحبؑ پر جو ہم ایمان لائے ہیں تو انکی نبوت، رسالت اور مسیحیت و مہدویت پر ایمان ہے"۔ (الحکم ۲۱ اگست ۱۹۱۱ء ص۹)

۱۱۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا:۔

(۱) "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا جسکو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو"۔ (ریویو اردو بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ص۱۸۰)

(۲) "مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔۔۔۔ ہمنے جسکے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی رُوح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی"۔ (تقریر مولوی محمد علی صاحب در احمدیہ بلڈنگس مندرجہ الحکم ۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء ص۶)

(۳) "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں"۔ (حلفیہ شہادت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء)

بجواب مستغیث کہا:۔ "مرزا صاحب دعوئ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوئ نبوت کا اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رُو سے کذاب ہے"۔ (حلفیہ شہادت ۱۶ جون ۱۹۰۴ء)

۱۲۔ حضرت میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے اپنا عقیدہ یوں ظاہر فرمایا:۔ (الف) "ہاں نبوت تشریعی اور نبوت مستقلہ تو وہ حضرت خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر منقطع ہوگئی"۔ (رسالہ شرح ازالہ اوہام ص۲۵)

(ب) "امت محمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ یعنی رسول تم میں آتے رہیں گے"۔ (رسالہ مذکورہ ص۱۱۵) (ج) "دو عرض یہ ہے کہ وہ ثبوت نبوت میرے پاس بھیجدیں اگر انکے وہ دلائل صحیح اور پختہ ہیں تو انہی کے الفاظ میں میں سیدنا المرزا علیہ السلام کا نبی و مرسل ہونا ثابت کر دوں گا"۔ (رسالہ مذکورہ ص۱۴۷)

۱۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بیان یہ ہے "اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور آج بھی وہ اپنے پاک انسانوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جیسے کہ وید کے رشیوں۔ رامچندر۔ کرشن۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ حضرت پیغمبر خدا صلعم سے گزشتہ زمانوں میں کیا کرتا تھا"۔ (ضمیمہ اخبار پیغام صلح ۲۰ جولائی ۱۹۱۳ء)

۱۴۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا عقیدہ یہ ہے "حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہونگے۔ مگر ساتھ ہی امتی بھی ہونگے۔ کیونکہ اس طرح بسبب امتی ہونے کے ان کی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی"۔ (پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

۱۵۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا بیان ہے "لانبی بعدی کے معنے کرنے میں ہمارے مخالفوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ہر وعظ میں بار بار لانبی بعدی کہکر حضرت مسیح موعودؑ کے دعوئ نبوت کو کفر اور دجالیت قرار دیتے ہیں سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت بالکل علماء یہود کی طرح ہوگئی ہے۔۔۔۔ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہوئے کہ کوئی ایسا رسول نہیں ہے جو صاحب شریعت جدید ہو۔ یا نبوت تشریعی کا مدعی ہو۔ اور ایسا نبی ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلعم ہی کا غلام ہو"۔ (پیغام صلح ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۱۶۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا عقیدہ یہ ہے "یہ اس (اللہ) کا فضل ہے کہ ہم موٹی سمجھ کے انسانوں کے لئے اس نے ہر زمانہ میں انبیاء۔ اولیاء۔ صلحاء کے وجود کو پیدا کیا"۔ (ضمیمہ پیغام صلح ۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

۱۷۔ جملہ "پیغامیوں" کا مشترکہ حلفیہ بیان یہ ہے "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈالدیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خداتعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جانکر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

۱۸۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت پر اعتراض کیا جس کے جواب میں حضرت حافظ روشن علی صاحب نے تحریر فرمایا:۔ "اگر رسول اللہ کے بعد جو نبوت کا اثبات اپنے لئے کرے۔ وہ دجال ہے اور اس سے کوئی بھی مستثنٰی نہیں۔ تو مسیح علیہ السلام نازل ہو کر کیا کہلوائیں گے"۔

(تشحیذ الاذہان ستمبر ۱۹۱۰ء ص۳۳۰)

۱۹۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا مذہب یہ ہے "یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا انکار فروعی اختلاف ہرگز نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اصول اسلام میں سے ہے اور مسیح موعود جو آنیوالا ہے تمام اہل اسلام میں مسلم ہے۔ چنانچہ کتاب مسلم میں بھی زور ہے کہ وہ نبی اللہ ہے پس یہ اختلاف ہمارا فروعی نہیں اصولی ہے"۔ (بدر ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء ص۸ کالم ۱)

۲۰۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا آخری فیصلہ یہ ہے "میری سمجھ میں ہمارے اور ان (غیر احمدیوں) کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کیلئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر۔ کتب سماویہ پر اور رسل پر خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں۔ اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحبؑ کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ۔ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء ص۱۲)

ان اقتباسات سے جو سینکڑوں عبارتوں میں سے بطور نمونہ درج ہیں۔ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سب افراد خلیفۂ وقت سے لے کر ایک عام احمدی تک ۱۹۱۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ اپنی تحریر و تقریر میں اس کا اعلان کرتے تھے۔ اور مخالفین کو نبوت مسیح موعودؑ پر ایمان کی دعوت دیتے تھے۔ اس واضح ترین حقیقت کے باوجود امیر غیر مبائعین جناب مولوی محمد علی صاحب کا ادعاء کرنا۔ کہ "قادیان میں نبوت ۱۹۱۴ء میں خلافت کی لونڈی بن کر آئی" صریح غلط بیانی اور ناپاک مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے"۔ (باقی)

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستّر کتب کا سیٹ صرف پچیس ۲۵ روپے میں بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں (منیجر)

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء گرامی درج ہیں۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ جنوری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ (ان میں وہ اصحاب بھی ہیں۔ جن کا چندہ دیر سے ختم ہے۔ لیکن انہوں نے جلسہ سالانہ پر ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔) تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ ازراہ کرم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا فرمادیں۔ یا اگر کسی وجہ سے جلسہ سالانہ پر ادائیگی نہ فرماسکیں۔ تو چندہ ۲۰ جنوری ۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ کیونکہ جن اصحاب کا چندہ اس تاریخ تک وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ہم وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ احباب براہ کرم مطلع رہیں۔

بہتر یہی ہے۔ کہ احباب کوشش فرمائیں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ پر ادا ہوجائے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ وی۔ پی کے خرچ سے بچ جائیں گے۔ ہمیں دلی قلق ہوتا ہے۔ جب احباب قبل از وقت اطلاع دیئے جانے کے باوجود نہ چندہ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی کئے جانے کی صورت میں وی۔ پی وصول کرتے ہیں۔ ان نہایت ہی نازک ایام میں احباب کرام کو خدارا اس نقصان سے احتراز کرنا چاہیئے۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

- ۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
- ۹۷ - عبدالعظیم صاحب
- ۱۶۱ - پیر حاجی اختر صاحب
- ۱۸۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
- ۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
- ۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
- ۲۱۴ - محمد احمد ابوالحق صاحب
- ۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
- ۲۷۵ - چوہدری غلام احمد صاحب

- ۳۶۲ - بابو عبدالغفور صاحب
- ۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
- ۴۷۰ - چوہدری مولا بخش صاحب
- ۴۸۲ - ملک عبدالعزیز صاحب
- ۲۷۹ - عبدالحی صاحب
- ۶۲۰ - غلام محی الدین خاں صاحب
- ۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
- ۱۰۴۰ - منشی غلام حسین صاحب
- ۱۰۷۴ - سلطان عالم صاحب
- ۱۲۹۸ - شیخ عبدالعزیز صاحب
- ۱۶۲۸ - جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
- ۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
- ۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
- ۲۳۱۸ - نورالدین صاحب
- ۲۴۴۰ - شیخ عبدالحمید صاحب
- ۲۴۹۸ - عنایت حسین صاحب
- ۲۵۳۵ - خلیل احمد صاحب
- ۲۵۴۶ - سید صادق علی صاحب
- ۲۷۶۰ - میاں احمد دین صاحب
- ۲۹۹۴ - ابوالمظفر محمد رفیق صاحب
- ۳۱۲۰ - بقاء اللہ صاحب
- ۳۴۸۶ - سید احمد صاحب
- ۳۸۴۴ - شیخ رفیع الدین صاحب
- ۳۸۴۴ - منشی الطاف حسین صاحب

- ۳۹۴۸ - ایم فخرالدین صاحب
- ۴۱۲۰ - بابو غلام حسین صاحب
- ۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
- ۴۲۷۹ - بابو محمد شفیع صاحب
- ۴۳۰۲ - ملک سلطان محمد صاحب
- ۴۳۳۱ - سوبیدار خان صاحب
- ۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب
- ۴۷۰۶ - چوہدری محمد حسین صاحب
- ۴۷۴۸ - چوہدری ابوالہاشم خان صاحب
- ۴۷۵۹ - حافظ عبدالسلام صاحب
- ۴۷۹۱ - رسالدار میجر محمد یعقوب صاحب
- ۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
- ۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
- ۵۰۴۹ - شریف احمد صاحب
- ۵۳۰۶ - عبداللطیف صاحب
- ۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
- ۵۳۲۹ - مولوی سعدالدین صاحب
- ۵۳۵۳ - ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
- ۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
- ۵۵۷۱ - چوہدری بشیر احمد صاحب
- ۵۶۱۴ - عبدالمجید خان صاحب
- ۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
- ۵۶۸۲ - عبدالشکور صاحب
- ۵۸۴۹ - چوہدری علی بخش صاحب
- ۶۰۳۴ - شیخ عبداللہ غلام محمد صاحب

- ۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
- ۶۲۵۶ - بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
- ۶۳۰۴ - معین الدین محمد اعظم صاحب
- ۶۳۲۰ - سید احمد حسین صاحب
- ۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
- ۶۴۷۲ - اے۔ جی ناصر صاحب
- ۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
- ۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب
- ۶۹۴۰ - سلطان علی صاحب
- ۷۱۵۴ - خلیفہ عبدالرحیم صاحب
- ۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
- ۷۲۳۳ - چوہدری نور احمد صاحب
- ۷۲۵۷ - ڈاکٹر احمد خان صاحب
- ۷۳۴۷ - چوہدری شاہ محمد صاحب
- ۷۷۴۵ - ایم۔ ایم سلیم صاحب
- ۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
- ۷۹۴۴ - اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
- ۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
- ۷۹۶۹ - چوہدری نصیب الدین صاحب
- ۸۰۴۹ - محمد ابراہیم صاحب
- ۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
- ۸۱۷۵ - ڈاکٹر کریم الدین صاحب
- ۸۲۲۰ - شیر محمد صاحب
- ۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
- ۸۳۷۰ - بابو عبدالرزاق صاحب

الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبر اور ایک دیدہ زیب جوبلی نمبر

بالکل مفت

صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک

جو دوست ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک روزنامہ "الفضل" کا سال بھر کا چندہ پیشگی ادا فرما کر "الفضل" کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں الفضل کے پانچ خاتم النبیین نمبروں اور ایک دیدہ زیب جوبلی نمبر کا سیٹ مفت پیش کیا جائیگا۔ یہ ایک ایسی شاندار رعایت ہے جو تاریخ صحافت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔

اسی طرح جو دوست سال بھر کے لئے پیشگی قیمت دے کر "الفضل" کے خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں "الفضل" کا جوبلی نمبر مفت پیش کیا جائے گا۔

روزنامہ "الفضل" کی خریداری قبول کرنے والے اصحاب سالانہ چندہ ارسال کرتے وقت چھ پرچوں کا پوسٹیج چھ آنے زائد ارسال فرمائیں۔ اور خطبہ نمبر کی خریداری قبول کرنے والے اصحاب خطبہ نمبر کے سالانہ چندہ دو روپے آٹھ آنے کے علاوہ جوبلی نمبر کا پوسٹیج ۱ر بھی ارسال فرمائیں۔

یاد رہے۔ کہ یہ رعایت صرف ان دوستوں کیلئے ہے جو سال بھر کی رقم یکمشت دے کر خریداری قبول فرمائینگے۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

احباب نوٹ فرمائیں

پانچ بیش قیمت تحفے مفت

گلدستہ تعلیم الدین مجلد سنہری حجم چھ سو صفحات قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ یا کلید ترجمۂ قرآن مجید کے خریدار کو یہ تحفے مفت ملیں گے (۱) تمام قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی ترکیب مفت۔

(۲) نماز کا ترجمہ آٹھ سبقوں میں حجم سولہ صفحے مفت

(۳) پانچ لاکھ کے پانچ بیش بہا طبی نسخے مفت

(۴) حب مسکین نواز کے ذریعہ پچاس بیماریوں کا علاج کرنے کی مفصل ترکیب مفت۔

(۵) ست سلاجیت کے پندرہ طبی نسخے مفت۔

حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل مینیجر دفتر گلدستہ تعلیم الدین احمدیہ بازار قادیان شریف

زوجام عشق

یہ وہ مشہور آفاق نسخہ ہے۔ جسے اُمراء استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل ہیں۔ عام طور پر دوکاندار یہ گولیاں کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران سے تیار کرتے ہیں۔ آپ خریدتے وقت اس امر کا خیال رکھیں۔ اور معلوم کرلیں۔ کہ اس میں کونسی کستوری اور زعفران ڈالا گیا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں تبتی کستوری اور ایرانی زعفران سے مرکب ہیں اس میں شبہ نہیں۔ کہ کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران بھی فوائد رکھتے ہیں لیکن جو خوبیاں اور اوصاف تبتی کستوری اور ایرانی زعفران میں ہیں۔ اول الذکر ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہماری تیار کردہ گولیوں کی ایک اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان میں شنگرف سات روز تک لیموں کے پانی میں تر کرکے ڈالا گیا ہے۔ زوجام عشق قوت اور پٹھوں کی طاقت کیلئے بےنظیر دوا ہے۔ صرف چند دن کا استعمال آپکو ہمارے اس دعویٰ کی صداقت کا قائل کردیگا۔ قیمت ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں طبیہ عجائب گھر قادیان

243

۸۴۱۲ ۔ شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۷۶ ۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ ۔ محمد اکمل صاحب
۸۶۴۷ ۔ قادر بخش صاحب
۸۵۹۵ ۔ صوبیدار میجر اللہ بخش صاحب
۸۸۸۱ ۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۶ ۔ فقیر محمد صاحب
۹۰۷۷ ۔ سید حسام الدین احمد صاحب
۹۱۰۳ ۔ ملک عبدالرحیم صاحب
۹۱۲۴ ۔ بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۳۶ ۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۹۱۷۱ ۔ اے۔ احمد صاحب
۹۱۷۵ ۔ میاں ناصر علی صاحب
۹۲۴۰ ۔ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۷۳ ۔ بشیر محمد صاحب
۹۲۸۶ ۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۹۳۳۶ ۔ چوہدری عبدالحی خانصاحب
۹۳۵۱ ۔ بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۴۳ ۔ محمد صاحب حکیم
۹۴۵۵ ۔ مرزا عبدالحق صاحب
۹۴۵۹ ۔ محمد عیسٰے صاحب
۹۵۵۴ ۔ مرزا رشید احمد صاحب
۹۶۰۱ ۔ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۷۱۵ ۔ خان عبداللہ خانصاحب

۹۷۹۲ ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب
۹۸۰۸ ۔ پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
۹۸۸۷ ۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۲۳ ۔ مولوی سید ابوالہاشم صاحب
۹۹۵۴ ۔ منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ ۔ آئی اے حکیم صاحب
۹۹۷۶ ۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب
۹۹۹۶ ۔ چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۹۹ ۔ ؍ سید علی صاحب
۱۰۱۰۷ ۔ نجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵ ۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۳۸ ۔ میاں حیات محمد صاحب
۹۰۴۲ ۔ چوہدری فتح خان صاحب
۱۰۱۹۲ ۔ عبدالکریم خانصاحب
۱۰۱۷۷ ۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸ ۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۵۵ ۔ واحد بخش صاحب
۱۰۳۲۵ ۔ ڈاکٹر لال دین صاحب
۱۰۳۵۱ ۔ صوفی ایم۔ بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۶ ۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۰۰ ۔ چوہدری فضل الٰہی خانصاحب
۱۰۴۶۲ ۔ لفٹنٹ محمد اسماعیل صاحب
۱۰۵۱۱ ۔ ایم بشیر الدین صاحب

۱۰۵۱۵ ۔ محمد عبدالحفیظ صاحب
۱۰۵۸۴ ۔ چوہدری محمد احمد مختار صاحب
۱۰۷۲۱ ۔ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۴۱ ۔ سیٹھ عبداللطیف صاحب
۱۰۷۷۸ ۔ بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ ۔ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۸۱۵ ۔ خان بہادر پروفیسر محمد صاحب
۱۰۸۸۸ ۔ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۱۴ ۔ ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۰ ۔ میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۴۳ ۔ بی۔ اے چغتائی صاحب
۱۰۹۸۰ ۔ عبدالمجید صاحب
۱۱۰۵۵ ۔ چوہدری غلام محمد خانصاحب
۱۱۱۰۸ ۔ نعمت علی صاحب
۱۱۱۸۷ ۔ سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۷۲ ۔ چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب
۱۱۲۷۹ ۔ شیخ فضل کریم صاحب
۱۱۲۸۹ ۔ محمد اعظم معین الدین صاحب
۱۱۴۲۷ ۔ خان بہادر سعد اللہ خانصاحب
۱۱۵۷۸ ۔ چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب
۱۱۶۱۹ ۔ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۳۲ ۔ ڈاکٹر ایم۔ نسیم صاحب
۱۱۶۴۱ ۔ فوٹو سروس کمپنی
۱۱۶۶۳ ۔ سید محمد شفیع صاحب

۱۱۶۹۸ ۔ محمد بخش صاحب میر
۱۱۸۱۰ ۔ محمد جمشید صاحب
۱۱۹۵۷ ۔ میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۹ ۔ میر امان اللہ صاحب
۱۲۷۴۶ ۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی۔ا
۱۲۷۴۹ ۔ راجہ علی محمد صاحب
۱۲۷۵۱ ۔ میاں محمد صاحب

۱۲۷۵۳ ۔ حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۹ ۔ چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۸۰۹ ۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۲۸۴۸ ۔ شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴ ۔ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۱ ۔ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۲۸۸۹ ۔ چوہدری چھجو خان صاحب

۱۳۰۳۱ ۔ مولوی نور محمد صاحب
۱۴۰۶۲ ۔ بابو عبدالعزیز صاحب
۱۴۱۷۹ ۔ محمود احمد صاحب ناصر
۱۴۱۸۸ ۔ میجر ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۱۷۵ ۔ میاں عبدالحق صاحب
۱۴۲۰۹ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۴ ۔ چوہدری محمد شریف صاحب
(باقی)

رشتوں کی ضرورت

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی جو کہ ایک مخلص شریف خاندان سے ہیں۔ ان کی تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کیلئے رشتے مطلوب ہیں۔ لڑکیاں صاحب سیرت و صورت۔ تندرست پڑھی لکھی۔ سلائی اور دستکاری و جملہ امور خانہ داری سے واقف ہیں۔ عمر علی الترتیب ۱۷۔ ۲۳۔ ۲۷ سال ہے۔ رشتے مخلص مبائع نوجوان صاحب روزگار اور تعلیم یافتہ شریف احمدی خاندان سے ہوں۔ لڑکا خوبصورت تعلیم یافتہ نوجوان معقول تنخواہ پر اچھی گورنمنٹ سروس میں ہے۔ جس کیلئے لڑکی تعلیم یافتہ خوش سیرت و صورت امور خانہ داری سے واقف اور مخلص خاندان سے ہو۔ صوبہ پنجاب صوبہ سرحد کے رشتوں کو ترجیح دی جائیگی۔ جملہ خط و کتابت بنام م۔ معرفت مرزا غلام حیدر صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ صوبہ سرحد

شباکن

شباکن کیا ہے؟ یہ ایک نئی دوائی ہے۔ جو کہ بخار کا نہایت مجرب اور تیر بہدف علاج ہے۔ اس دوا نے کونین کی ضرورت سے آپ کو آزاد کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے ایک طرف بخار ٹوٹتا تھا۔ تو دوسری طرف مریض کی کمر بھی ٹوٹ جاتی تھی۔ جسم کانپتا تھا۔ سر میں چکر آتے تھے۔ رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ سینہ خاکستر نہ ہوا جاتا تھا۔ معدہ خراب ہو جاتا تھا۔ شباکن میں ان میں سے کوئی نقص نہیں ہے۔ سر میں نہ چکر آتے ہیں۔ نہ ضعف ہوتا ہے۔ نہ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نہ جسم کانپتا ہے۔ بلکہ معدے اور دل کو مضبوط کرتی ہے۔ اور پیشاب و پسینہ خوب کھول کر لاتی ہے اور بخار بغیر تکلیف کے پیدا ہونے کے اتر جاتا ہے۔ کونین سے تلی اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔ جگر اور تلی کے مریض اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مگر شباکن تلی اور جگر کا علاج ہے۔ اس سے تلی دور ہوتی ہے۔ اور جگر کی اورام جاتی رہتی ہیں۔ اور خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ شباکن بچوں کے لئے بھی اکسیر ہے۔ بغیر اس کے کہ کونین کی طرح ان کے خوبصورت چہروں کو زرد بنا دے۔ یہ ان کے خون میں خرابی پیدا کئے بغیر ان کے بخار کو اتار دیتی ہے۔ بچوں کو آپ بخار سے پہلے شباکن کا استعمال کرائیے۔ تاکہ ان کی ننھی سی جان بخار کے حملہ سے کمزور نہ ہو جائے یہی دن بچوں کے بڑھنے کے ہوتے ہیں۔ ان کو امتحان میں نہ ڈالئے۔ ان کی صحت کو محفوظ رکھیئے۔ پھر دیکھیئے وہ کس طرح دن اور رات صحت میں ترقی کرتے ہیں

شباکن ایک بے نظیر دوا ہے۔ قیمت سو خوراک ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور سگنیلر تعلیم دینے کیلئے ۶ جنوری ۱۹۴۲ء سے کورس شروع ہوگا۔ اسمیں داخلہ کے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسوقت ۱۰۵ عارضی اسامیاں ہیں۔ جن میں سے کچھ تعداد مندرجہ ذیل کیلئے مخصوص کی جائیگی۔ (۱) مسلمان ۶۳ ۔ (۲) دوسری اقلیت کی قومیں یعنی ہندوستانی عیسائی پارسی اور سکھ ۹ ۔ (۳) اینگلو انڈین اور یورپین ۶ ۔ تعلیمی قابلیت سیکنڈ ڈویژن میٹریکولیشن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہوں۔ عمر ۶ جنوری ۱۹۴۲ء کو ۱۸ اور ۲۱ برس کے درمیان ہو۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہوں۔ جو ایک روپیہ میں بڑے بڑے اسٹیشنوں کے اسٹیشن ماسٹروں سے مل سکتے ہیں۔ سندوں کی مصدقہ نقول لگا کر عرضیاں بذریعہ ڈاک بھیجیں۔ جو اس دفتر میں ۲۳ دسمبر ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں لفافہ پر "سگنیلروں کی عارضی خالی اسامیاں" لکھا ہو۔ منتخب شدہ امیدواروں کو ۲ اور ۳ جنوری ۱۹۴۲ء کو صبح ۹ بجے دفتر ہیڈ کوارٹرز نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملاقات کے لئے بلایا جائے گا۔ وہ آتے ہوئے اپنی اصلی سندیں خصوصاً میٹریکولیشن کی لیتے آئیں۔ جو امیدوار آخری انتخاب میں چن لئے جائیں گے۔ انہیں والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پہلے ڈاکٹری معائنہ میں کلاس سی۔۲ میں کامیاب ہونا ہوگا۔ ۳۰ روپے کی زر ضمانت جمع کرانی ہوگی۔ معاہدہ پر ٹکٹ ثبت کرنے کی قیمت ایک روپیہ دینی ہوگی۔ اور دس روپے بطور ضمانت میں ادا کرنے ہونگے۔ یہ ٹریننگ کورس چار ماہ کا ہوگا۔ اس دوران میں ہر طالب علم کو ۱۸ روپے ماہانہ ملیں گے۔ اس میں سے ۱۲ روپے ۸ آنے ماہانہ خوراک کا خرچہ کاٹ لیا جایا کرے گا۔ اس کورس کے بعد ملازمت دینے کا ذمہ نہیں لیا جاتا۔ مگر جو شخص ملازم رکھے جائیں گے انہیں ۳۰ روپے ماہوار ۳۰۔۲ ½ ۔ ۵۰ ۔ ۲ ۔ ۶۰ گریڈ میں دیئے جائیں گے۔ یا وہ تنخواہ جو ملازمت کے قوانین کے مطابق وقتاً فوقتاً مقرر کی جائے۔ مستقل طور پر ملازم رکھنے کے متعلق بوقت ضرورت غور کیا جائیگا۔

(جنرل منیجر)

لنڈن۔ اا دسمبر۔ جرمنی اٹلی اور جاپان میں امریکہ و برطانیہ کے خلاف ایک فوجی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کے رو سے جنگ کے بعد تینوں میں گہرا تعاون قائم رہیگا۔ تا نیا نظام قائم کیا جا سکے۔ نیز ان تینوں میں سے کوئی علیحدہ طور پر صلح نہ کریگا۔

برلن اا دسمبر۔ آج جرمنی نے امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور جرمن وزیر خارجہ نے امریکن سفیر کو باضابطہ طور پر اسکی اطلاع دیدی۔ عین اسی وقت اٹلی نے بھی اعلان جنگ کر دیا۔ ہٹلر نے ریشتاغ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ عالمگیر جنگ کے لئے صرف روز ویلٹ ذمہ وار ہے۔ پولینڈ پر جرمن حملہ کی ذمہ داری بھی اسی پر ہے۔ اگر یہ شخص نہ ہوتا۔ تو جنگ کبھی نہ ہوتی۔ امریکہ ۱۹۳۷ء سے ہی جرمن پر حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ روس کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا۔ میرے پاس ناقابل تردید ثبوت ہے اس بات کا کہ ۱۹۴۱ء میں روس نے جرمنی پر ضرور حملہ کرنا تھا۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے روس میں ہماری پیشقدمی عارضی طور پر رک گئی ہے مگر گرمیوں میں اسے کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ یکم دسمبر تک ۳۸ لاکھ روسی سپاہی پکڑے جا چکے ہیں۔ ۲۱۳۹۱ ٹینک برباد یا پکڑ لئے گئے ہیں۔ اسی طرح ۱۷۳۲۲ ہوائی جہاز بھی۔ ہمارے صرف ۱۶۲۳۱۴ سپاہی ہلاک۔ ۵۷۷۶۷ مجروح ہوئے۔ اور ۳۳۳۳۴ لاپتہ ہیں۔

واشنگٹن اا دسمبر۔ مسٹر روز ویلٹ کی سفارش پر امریکن کانگرس نے جرمنی اور اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور سمندر پار فوجیں بھیجی جانے کا بل بھی پاس کر دیا۔

ٹوکیو۔ اا دسمبر۔ جاپانی ریڈیو کا بیان ہے کہ جزیرہ گوام کے صدر مقام پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس کا کمانڈر اور گورنر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن۔ اا دسمبر۔ سرکاری طور اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق بعید میں برطانی بیڑے کے کمانڈر انچیف سر ٹام فلپس لاپتہ ہیں۔ "پرنس آف ویلز" کے کپتان کا بھی پتہ نہیں لگا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ اا دسمبر۔ آج مسٹر چرچل نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ جاپانی حملہ نے امریکہ و برطانیہ کی بحری قوت پر شدید ضرب لگائی ہے "پرنس آف ویلز" اور "ریپلس" کی غرقابی سے ہماری بحری طاقت پر جو ضرب لگی ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مگر امریکہ کی بحری قوت محوریوں کی مجموعی بحری طاقت سے زیادہ ہے۔

لنڈن۔ اا دسمبر۔ مشرق وسطی کی برطانی افواج کے کمانڈر جنرل کننگھم کو ان کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے کثرت کار کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ ان کی جگہ جنرل ایٹمی کو دیگئی ہے۔

واشنگٹن اا دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کا نائب امیر البحر پرل کی بندرگاہ پر حملے کے دوران میں مارا گیا۔ جاپانیوں نے امریکہ کو ہانگ کانگ سے ملانیوالی تار کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔

سنگاپور۔ اا دسمبر۔ جاپانی پروگرام میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ شمالی ملایا میں برطانی فوجوں کی حالت بدستور ہے۔ کوانٹن کے رقبہ میں فوجیں اتارنے کی مزید کوشش نہیں کی گئی۔

ٹوکیو۔ اا دسمبر۔ ایک جاپانی فوجی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان اس بات کا تہیہ کر چکا ہے کہ بحر الکاہل اور بحر ہند پر قبضہ کر لیا جائے۔ اہل جاپان کو امریکہ اور برطانیہ کے خلاف دس سال تک جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار رہنا چاہئے

لزبن۔ اا دسمبر۔ پرتگال کے امریکن سفیر نے امریکن باشندوں کو اطلاع دی ہے کہ یورپ سے امریکہ کو جانیوالا آخری جہاز بہت جلد روانہ ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی جہاز یورپ سے امریکہ نہ جائیگا۔ گویا امریکہ اور یورپ کے مابین جہازی آمد و رفت بند ہو گی۔

واشنگٹن اا دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۴۲ء کے آغاز سے امریکہ میں ایک ہزار لڑنے والے طیارے ہر ماہ تیار ہوا کریں گے۔ اور جولائی ۱۹۴۳ء تک امریکہ کے پاس ۲۵ ہزار بمبار ہو جائینگے اور پچاس ہزار ٹینک۔

انقرہ۔ اا دسمبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے روس سے کہا ہے کہ جاپان پر بمباری کے لئے انہیں سائبیریا میں ہوائی اڈے بنانیکی اجازت دیجائے۔ تاکہ مانچوکو اور مقبوضہ چین پر بھی بمباری کی جا سکے۔

بٹالہ اا دسمبر۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور نے گندم تھوک کا بھاؤ -/۶/۴ اور پرچون ۸/۰/۴ فی من۔ آٹا تھوک -/۱۰/۴ و پرچون ۱۲/۰/۴ فی من مقرر کر دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا جائیگا۔

کلکتہ۔ اا دسمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس (سوبھاش چندر بوس کے بڑے بھائی) کو کل گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں ان کے مکان میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو ان کے خلاف الزامات اور ان کے ثبوت بتائے۔

لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ شمالی ملایا میں جاپانی فوجوں سے برطانوی فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی ہے۔ کانٹن پر جو سنگاپور سے ایک سو میل شمال کی طرف ہے۔ جاپانی فوجوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہیں۔ ہانگ کانگ کی عام حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ بلکہ حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔

لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ بحر الکاہل میں جاپان کے اچانک حملہ سے جو حیرانی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے دور ہونے کے بعد امریکہ۔ برطانیہ اور چین تیار ہو گئے ہیں۔ اور جاپانیوں کا ہر جگہ سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ کل تیسرے پہر جاپانی ہوائی جہازوں نے منیلا پر بم برسانے کی کوشش کی۔ مگر ان کو بھگا دیا گیا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں امریکن بمبار جہازوں نے جاپان کے دو بڑے جہازوں پر کامیاب حملے کئے۔ بحر الکاہل کے امریکن کمانڈر انچیف نے ایک بیان چھاپا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ ہم امریکی سخت وار برداشت کر سکتے ہیں۔ اور اس سے سخت وار کرنا جانتے بھی ہیں۔

قاہرہ۔ ۱۲ دسمبر۔ لیبیا میں جنرل رومیل کی فوجوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے انگریزی موٹر دستے بھاگنے والوں کو سخت پریشان کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ انگریزی بم مار جہازوں نے جرمنی میں کولون اور دوسرے مقامات پر حملے کئے۔ اور بم برسائے۔ دشمن کے سمندر میں سرنگیں بھی بچھائی گئی ہیں۔

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ مسٹر فضل الحق نے وزارت بنانے کے بعد اپنے دو ساتھیوں سمیت آج حلف اٹھایا۔

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ جرمنی نے روس سے بہت سے ہوائی جہاز واپس بلائے ہیں۔ اور اب انہیں غالباً بحیرہ روم میں برطانیہ کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔

ماسکو۔ اا دسمبر۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے تخوین کے محاذ پر جوابی حملے کر کے سولہ دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ یوکرین میں جرمن فوجوں کا تعاقب جاری ہے۔ اور وہ اس وقت روسٹوف سے ۵۳ میل کے فاصلے پر ہیں۔

روم اا دسمبر۔ امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے مسولینی نے جو تقریر کی اس میں کہا کہ جاپانیوں کے ساتھ امریکہ کے خلاف لڑنا فخر کی بات ہے۔ اور جرمنی و اٹلی امریکہ کے خلاف پہلے سے بھی زیادہ متحد ہیں۔ ہم تینوں میں سے کوئی بھی جنگ کو وسعت نہ دینا چاہتا تھا۔ ایسی خواہش صرف مسٹر روز ویلٹ کی تھی۔

منیلا۔ اا دسمبر۔ جاپان کی پیراشوٹ فوجوں نے فلپائن کے ایک شہر ویگن پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر منیلا سے دو سو میل کے فاصلہ پر شمال مغرب میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔